سوال

ـے کا کیا(383)حکم ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ل ناواقف علم حدیث جن کو صحیح اور مقیم اور ضعیف اور موضوع اور غیر موضوع میں کچھ امتیاز نہیں ہے، موذن اشہدان محمد رسول اللہﷺ کے وقت انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگاتے ہیں، اور اس فعل کو چند احادیث کتب طبقۂ رابعہ سے حجت لا کر سنت جانتے ہیں، اس باب میں کتب معتبرہ سے جو صاف صاف

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

تہ!

مد!

ں، ان میں سے ایک بھی صحیح وثابت نہیں، اور نہ ان کا کسی معتمد کتاب میں پتہ ونشان پایا جاتا ہے، محققین ونقادِ احادیث نے ان سب احادیث میں کلام کر کے تصریح غیر صحیح اور موضوع ہونے کی کر دی ہے، تفصیل اس اجمال اور تشریح اس مقال کی یہ ہے، کہ اول تو یہ سب حدیثیں کتب احادیث طبقۂ رابعہ ں ہیں جن کا پہلے زمانہ میں نام ونشان نہ تھا، اور متاخرین نے ان کو روایت کیا ہے، ان کا حال دو حیثیتوں سے خالی نہیں ہے، یا تو سلف نے ان کو پرکھا اور ان کا کوئی اصل نہ مل سکا، کہ ان کی روایت کرتے یا کوئی اصل تو تھا، لیکن ان میں سے اسے نقص دیکھے ان کو چھوڑ دینا ہی مناسب معلوم ہوا، بہر حال وہ حد ے یہ کہ علامہ شمس الدین ابوالخیر محمد بن وجیہ الدین عبدالرحمن سخاوی مقاصد حسنہ میں اور شیخ الاسلام مترجم بخاری اور حسن بن علی ہندی اور ابن ربیع شافعی اور زرقانی مالکی اور محمد طاہر فتنی حنفی نے ان احادیث کو لا یصح لکھا ہے، اور لفظ لا یصح کا بمعنی ثابت نہ ہونے کے آتا ہے، چنانچہ علامہ محمد طاہر پٹنی نے اپنے

قولنا لم یصح لایلزم منہ اثبات العدم وانما ھواخبار عن عدم الثبوت انتہیٰ

ہمارا لا یصح نہیں لازم آتا ہے اس سے اثبات نہ ہونے کا، اور نہیں ہے وہ قول مگر خبر دیتا ہے نہ ثابت ہونے سے۔''

شیخ الاسلام نے ترجمہ بخاری میں لکھا ہے، کہ

اللہ عنہ سے روایت کیا گیا ہے، کہ جب مؤذن اشہدان محمدا رسول اللہ سنتے تو اپنی دونو سبابہ انگلیوں کے پوروں کو چوم کر اپنی انگلیوں پر لگالیتے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو کوئی تیری طرح کرے گا اس کے لیے شفاعت واجب ہوجائے گی اور حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، کہ

اور حسن بن علی ہندی صاحب سبیل الجنان نے تعلیقات مشکوٰۃ المصابیح میں لکھا ہے۔

کل ماروی فی وضع الابھامین علی العینین عند سماع الشھادة من المؤذن لم یصح انتہیٰ

وکچھ روایت کیا گیا ہے مؤذن سے رکھنے انگوٹھوں میں آنکھوں پر وقت سننے کلمہ شہادت کے ثابت نہیں ہوا۔''

محمود احمد عینی نے عمدۃ القاری شرح بخاری میں بیچ باب مایقول اذا سمع المنادی کے لکھا ہے۔

یجب علی السامعین ترک عمل غیر الاجابۃ انتہی ملخصا

کے سننے والوں پر ہر کام چھوڑ دینا، اور جواب اذان دینا واجب ہے۔''

اور یہ بھی شرح مذکور کے اسی باب میں لکھا ہے۔

ینبغی ان لا یتکلم السامع فی خلال الاذان والاقامۃ ولا یقرأ القران ولا یسلم ولا یرد السلام ولا یشتغل بشیَٔ من الاعمال سوا الجابۃ انتہی

ہ نہ کلام کرے سننے والا درمیان اذان اور اقامۃ کے اور نہ پڑھے قرآن اور نہ سلام کرے، اور نہ جواب سلام کا دے اور نہ مشغول ہر ساتھ عمل کے سوا جواب اذان دینے کے۔''

اور محمد یعقوب بنبانی نے خیر جاری شرح صحیح بخاری میں بعد نقل عبارت عینی کے لکھا ہے۔

واعلم انہ یستفاد من کلام العنی المذکور منع وضع الابھامین علی العینین عنہ سماع اشھدان محمدا رسول اللّٰہ

ن تو تحقیق مستفاد ہوتا ہے کلام عینی سے جو یہاں مذکور ہے منع ہونا رکھنے انگوٹھوں کا آنکھوں پر وقت سننے اشہدان محمد رسول اللہ کے۔''

اور علامہ ابواسحاق بن عبدالجبار کابلی نے شرح رسالہ عبدالسلام لاہوری میں لکھا ہے۔

قد تکلموا فی احادیث وضع الابھامین علی العینین فلم یصح شیَٔ منھا بروایۃ صعیفۃ ایضا صرح بعضم بوضع کلھا انتہیٰ

م کیا ہے علمائے محدثین نے حدیثوں میں رکھنے انگوٹھوں کے آنکھوں پر، پس ثابت نہیں ہوا ہے کچھ ان میں سے ساتھ روایت ضعیفہ کے بھی، اور اسی واسطے تصریح کی ہے بعض محدثین نے ساتھ موضوع ہونے کل ان احادیث کے۔''

نچہ امام ابوالحسن عبدالغافر فارسی صاحب مفہم شرح صحیح مسلم اور مجمع الغرائب نے کتاب اقوال الاکاذیب میں لکھا ہے، بعد نقل احادیث فردوس دیلمی کے جو اس باب میں وارد ہیں لکھا ہے۔

والروایات فی ھذا الباب کثیرۃ لا اصل لھا بسند ضعیف ایضا وقال ابو نعیم الاصفھانی ماروی فی ذلک کلمہ موضوع انتہیٰ

ے انگوٹھے اور ان کے آنکھوں پر رکھنے کی بہت ہیں، مگر نہیں ہے کچھ اصل ان کی سند ضعیف سے بھی۔ اور فرمایا ابو نعیم اصفہانی نے، کہ اس میں جو روایت کیا گیا، سب موضوع ہے۔''

اور امام جلال الدین سیوطی نے کتاب تیسیر المقال میں لکھا ہے۔

والاحادیث التی رویت فی تقبیل الانامل وجعلھا علی العینین عند سماع اسمہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المؤذن فی کلمۃ الشھادۃ کلھا موضوعات انتہیٰ

ذن سے کلمہ شہادت سننے کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر انگلیاں چومنے، اور پھر ان کے آنکھوں پر پھیرنے کے بارہ میں روایت کی گئی ہیں، سب موضوع ہیں۔''

ر ایسا ہی امام مذکور نے کتاب الدرۃ المنتشرۃ فی احادیث المنتشرۃ میں لکھا ہے، انتہیٰ مافی بصارۃ العینین ملخصاً مختصراً۔

ب سے معلوم ہوا۔ کہ علمائے محدثین معتبرین کے نزدیک فعل مذکور ثابت وصحیح نہیں ہوا اور کل احادیث جو اس باب میں مذکور ہیں۔ سب موضوع ہیں، اور فعل مذکور ہر گز ہر گز سنت ومستحب نہیں ہے، بلکہ بدعت وممنوع ہے، چنانچہ شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ اپنے فتویٰ میں ارقام فرماتے ہیں۔

اذان کے وقت جواب کلمات اذان کے سوا اور کوئی چیز ثابت نہیں ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سننے پر ان پر درود وسلام بھیجنے کے سوا اور کوئی چیز درست نہیں، اور یہ انگوٹھے چومنے کا عمل خلفائے راشدین کے زمانہ میں نہیں تھا پس بوقت اذان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سن کر ایسا کرنا سخت ی
حسن علی صاحب بھی اپنی فتویٰ میں اسی طرح لکھتے ہیں کہ، این عمل ممنوع است واز قبیل بدعت، وآنچہ درین باب حدیثے از جناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در عمل کردن صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نقل کنند موضوع است کذا ذکرہ الشیخ جلال الدین سیوطی وغیرہ من المحدثین وبحسب روایات فقہ معتبرہ ہم اصلا ثبو

کتاب الصلاۃ جلد 1 ص 256-260

محدث فتویٰ